انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ

مع

اذان کے بعد صلاۃ خوانی کے بارے میں اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ کا فتویٰ

استاذالعلماء حضرت مولانا نور محمد قادری چشتی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب فضائل درود شریف میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا یہ مبارک رسالہ مع فتویٰ شریف نقل کیا ہے

رسالہ مبارکہ صفحات

150-165

فتویٰ شریف صفحات

132-135

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احزاب

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو

مظہر حق ہو تمہیں مظہر حق ہو تمھیں — تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروڑوں درود
کعبے کے بدرالدجیٰ تم پہ کروڑوں درود — طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

فضائل درود شریف

مؤلفہ

استاذ العلماء علامہ حضرت مولٰنا نور محمد صاحب

ناشر

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

صَلَاۃُ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ وَتُعْرَضُ عَلَیَّ صَلٰوۃُ غَیْرِھِمْ عَرْضًا

(دلائل الخیرات صـ)

کہا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں اہل محبت کے صلاۃ وسلام کو خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں اور ان کے غیر کا صلوٰۃ وسلام مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

علامہ شیخ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے تنبیہ الغافلین کے حوالہ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّ فِیْ سَائِرِ الْاَیَّامِ تُبَلِّغُنِیْ الْمَلٰئِکَۃُ صَلٰوتَکُمْ اِلَّا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ وَیَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنِّیْ اَسْمَعُ صَلَاتِیْ مَنْ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ بِاُذُنِیْ

(نزھۃ المجالس جلد دوم ص ۹۳)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جمعہ کے روز اور جمعہ کی رات بکثرت درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمام دنوں میں تمہارا درود میرے پاس فرشتے پہنچاتے ہیں مگر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن میں اپنے کانوں سے سنتا ہوں جو بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

جب یوم جمعہ اور شب جمعہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے امتی کا صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں تو باقی دنوں میں بھی سُن سکتے ہیں ثابت ہوا کہ صلاۃ وسلام حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی سنتے ہیں اور فرشتے بھی پیش کرتے ہیں یہاں جمعہ اور شب جمعہ کی تخصیص محض ترغیب کے لئے ہے کہ ان میں بکثرت درود پاک پڑھا جائے۔ ورنہ سرکار تمام دنوں صلاۃ وسلام سنتے ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

محدث دہلوی کا فیصلہ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ جن کی علمیت و بزرگی اور پیشوائی کے شاہ عبدالعزیز دہلوی جیسے حضرات قائل ہیں۔ مدارج النبوت شریف فرماتے ہیں۔

ذکر کن اورا و درود بفرست وباش

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد کرو

در حالِ ذکر گویا حاضر است پیش تو در حالتِ حیات وے می بینی تو اور استادب با جلال و تعظیم و ہیبت و حیا بد اکہ وے علیہ السلام مے بیند وے شنود کلامِ ترا زیرا کہ وے علیہ السلام متصف است بصفات الٰہیہ ویکے از صفات الٰہی آنست کہ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ ۔

مدارج النبوت جلد دوم ص ۶۲۱، ۶۲۲

اور درود بھیجو اور درود بھیجو اور حالت ذکر میں ایسے رہو گویا کہ حضور حالتِ حیات میں تمہارے سامنے ہیں تم ان کو دیکھتے ہو۔ ادب جلال اور تعظیم و ہیبت سے رہو اور یقین جانو کہ حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھتے ہیں اور تمہاری کلام سنتے ہیں کیونکہ آپ صفات الٰہی سے متصف ہیں اور اللہ کی ایک صفات یہ ہے کہ میں اپنے ذاکر کا ہمنشین ہوں۔

تیسری فصل

درود شریف بصیغہ ندا جائز ہے اور عشاق کا معمول ہے

بعض لوگ اس درود شریف پڑھنے کو بھی منع کرتے ہیں جو بصیغہ ندا ہو کیونکہ ان کے نزدیک رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بصیغہ ندا پکارنا ناجائز ہے اسی لئے وہ اس درود شریف کو بھی ناجائز کہتے ہیں جو بصیغہ ندا ہو۔ اہل سنت کے نزدیک محبوب رب العالمین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بصیغہ ندا پکارنا جائز ہے۔ اس لئے ان کے ہاں درود شریف بصیغہ ندا بھی جائز ہے۔ لہٰذا پہلے یہ ثابت کرنا ہے کہ آقائے رحمت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو درود نزدیک سے پکارنا بصیغہ ندا جائز ہے اور اولیاء و علماء کرام معمول ہے۔ اس مسئلہ کے ثبوت کے لئے فاضل بریلوی قدس سرہٗ کا فتویٰ نقل کیا جاتا ہے جو دیکھنے کے قابل ہیں ہے۔ وھو ھذا فانتظر فانہ عجیب۔ رسالہ انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید موحد مسلمان جو خدا کو خدا اور رسول کو رسول جانتا ہے۔ نماز کے بعد اور دیگر اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکلمہ یا ندا کرتا اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یا اَسْئَلُکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کہا کرتا ہے۔ یہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو لوگ اسے اس کلمہ کی وجہ سے کافر و مشرک کہیں۔ ان کا کیا حکم ہے۔

بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب۔

الجواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ المصطفیٰ وآلہٖ واصحابہٖ اولی الصدق والصفا کلمات مذکورہ بیشک جائز ہیں۔ جن کے جواز میں کلام نہ کرے گا مگر سفیہ جاہل یا ضال مضل جسے اس مسئلہ کے متعلق قدرے تفصیل دیکھنی ہو شفاء السقام امام بقیۃ المجتہدین الکرام تقی الملۃ والدین ابو الحسن سبکی ومواہب لدنیہ امام احمد قسطلانی شارح صحیح بخاری وشرح مواہب علامہ زرقانی ومطالع المسرات علامہ فاسی ومرقاۃ شرح مشکوٰۃ علامہ علی قاری ولمعات واشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ وجذب القلوب الی دیار المحبوب ومدارج النبوۃ تصانیف شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی وافضل القریٰ شرح ام القریٰ امام ابن حجر مکی وغیرہا کتب وکلام علمائے کرام وفضلائے عظام علیہم رحمۃ اللہ العزیز العلام کی طرف رجوع لائے یا فقیر کا رسالہ الاہلال بفیض الاولیاء بعد الوصال مطالعہ کرے یہاں فقیر بقدر ضرورت چند کلمات اجمالی لکھتا ہے۔ حدیث صحیح بذیل بطراز گرانہائے تصحیح جسے امام نسائی وامام ترمذی وابن ماجہ وحاکم وبیہقی امام الائمہ ابن خزیمہ اور امام ابو القاسم طبرانی نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت اور ترمذی نے حسن غریب صحیح اور طبرانی وبیہقی نے صحیح اور حاکم نے بر شرط بخاری ومسلم صحیح کہا اور

امام عبد العظیم منذری وغیرہ ائمہ نقد و تنقیح ان کی تصحیح کو مسلم و مقرر رکھا۔ جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو تعلیم فرمائی کہ بعد نماز یوں کہے اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فی۔ الٰہی میں تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں بوسیلہ تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ مہربانی کے نبی ہیں۔ یا رسول اللہ میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا ہو الٰہی ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ امام طبرانی کی معجم میں یوں ہے۔ ان رجلا کان یختلف الی عثمٰن بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حاجۃ لہ وکان عثمان لا یلتفت الیہ ولا ینظر فی حاجتہ فلقی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فشکی ذلک الیہ فقال لہ عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ائت المیضاۃ فتوضأ ثم ائت المسجد فصل فیہ رکعتین ثم قل اللھم انی اسألک واتوجہ الیک بنبینا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فیقضی حاجتی وتذکر حاجتک ورح الی حتی اروح معک فانطلق الرجل فصنع ما قال لہ ثم اتی باب عثمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجاء البواب حتی اخذہ بیدہ فادخلہ علی عثمٰن بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاجلسہ معہ علی الطنفسۃ فقال ما حاجتک فذکر حاجتہ فقضاھا ثم قال ما ذکرت حاجتک حتی کانت ھذہ الساعۃ وقال ما کان لک من حاجۃ فأتنا ثم ان الرجل خرج من عندہ فلقی عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ جزاک اللہ خیرا ما کان ینظر فی حاجتی ولا یلتفت الی حتی کلمتہ فی فقال عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ واللہ ما کلمتہ ولکن شہدت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واتاہ رجل ضریر فشکا الیہ ذہاب بصرہ فقال لہ النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم ائت المیضأۃ فتوضاء ثم صل رکعتین ثم
ادع بھٰذا الدعوات فقال عثمٰن بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فواللہ ما تفرقنا وطال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل کانہ
لم یکن بہ ضرقط۔ یعنی ایک حاجتمند اپنی حاجت کے لیے امیر المومنین
عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نہ اس کی طرف التفات کرتے نہ اس کی حاجت پر نظر فرماتے۔ اس
نے عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی۔ انہوں نے
فرمایا وضو کرکے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر دعا مانگ "الٰہی میں تجھ سے
سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے
توجہ کرتا ہوں۔ یا رسول اللہ میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ
ہوں کہ میری حاجت روا فرمائیے اور اپنی حاجت ذکر کر۔ پھر شام کو میرے پاس
آنا کہ میں تمہارے ساتھ چلوں حاجتمند نے اگرچہ وہ بھی صحابی یا لا اقل کبار تابعین
سے تھے) یونہی کیا۔ پھر آستانہ خلافت پر حاضر ہوتے دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر
امیر المومنین کے حضور لے گیا۔ امیر المومنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھالیا۔ مطلب
پوچھا عرض کیا فوراً روا فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ اتنے دنوں میں اس وقت تم نے
اپنا مطلب بیان۔ پھر فرمایا جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا
کرو۔ یہ صاحب وہاں سے نکل کر عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے
اور کہا اللہ تمہیں جزائے خیر دے امیر المومنین میری حاجت پر نظر اور میری
طرف توجہ نہ فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ نے ان سے میری سفارش کی۔
عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں نے تمہارے معاملہ
میں امیر المومنین سے کچھ بھی نہ کہا مگر ہوا یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو دیکھا حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور نابینائی کی
شکایت کی۔ حضور نے یونہی اس سے ارشاد فرمایا کہ وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے

پھر یہ دعا کرے۔ خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا گویا کبھی اندھا نہ تھا۔ امام طبرانی پھر امام منذری فرماتے ہیں۔ والحدیث صحیح امام بخاری کتاب الادب المفرد میں اور امام ابوالسنی و امام ابن بشکوال روایت کرتے ہیں۔ ان ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما خدرت رجلہ فقیل لہ اذکر احب الناس الیک فصاح یا محمداہ فانتشرت یعنی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا پاؤں سو گیا کسی نے کہا انہیں یاد کیجیے جو آپ کو سب سے زیادہ عزیز ہے۔ حضرت نے باآواز بلند کہا یا محمداہ فوراً پاؤں کھل گیا امام نووی شارح صحیح مسلم رحمۃ اللہ نے کتاب الاذکار میں اس کا مثل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے نقل فرمایا کہ ان کا بھی پاؤں سو گیا تو یا محمداہ کہا اچھا ہو گیا۔ اور یہ امر ان دو صحابیوں کے سوا اوروں سے بھی مروی ہوا۔ اہل مدینہ طیبہ میں قدیم سے اس یا محمداہ کہنے کی عادت چلی آتی ہے۔ علامہ شہاب خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔ ھذا مما تعاھدہ اھل المدینۃ حضرت بلال بن الحارث مزنی سے قحط عام الرمادہ میں کہ بعد خلافت فاروقی ۱۸ھ میں واقع ہوا۔ ان کی قوم بنی مزینہ نے درخواست کی کہ ہم مرے جاتے ہیں کوئی بکری ذبح کیجیے۔ فرمایا بکریوں میں کچھ نہیں رہا ہے۔ انہوں نے اصرار کیا۔ آخر ذبح کی کھال کھینچی تو نری سرخ ہڈی نکلی یہ دیکھ کر بلال رضی اللہ تعالی نے ندا کی یا محمداہ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ نے خواب میں تشریف لا کر بشارت دی ذکرہ الکامل۔ امام مجتہد فقیہ اجل عبدالرحمٰن ہذلی کوفی مسعودی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کے پوتے اور اجلہ تبع تابعین و اکابر ائمہ مجتہدین سے ہیں۔ سر پر بلند ٹوپی رکھتے۔ جس میں لکھا تھا محمد یا منصور اور ظاہر ہے کہ القلم احد اللسان۔ ہیثم بن جمیل انطاکی کہ ثقات علمائے محدثین سے ہیں۔ انہیں امام اجل کی نسبت فرماتے ہیں رأیتہ علی راسہ قلنسوۃ اطول من ذراع مکتوب فیہا محمد یا منصور ذکرہ فی تہذیب وغیرہ

امام شیخ الاسلام شہاب رملی انصاری کے فتاویٰ میں ہے سئل عما یقع من العامۃ من قولہم عند الشدائد یا شیخ فلاں ونحو ذالک من الاستغاثۃ بالانبیاء والمرسلین والصالحین وھل للمشائخ اغاثۃ بعد موتہم ام لا فاجاب بما نصہ ان الاستغاثۃ بالانبیاء والمرسلین والاولیاء والعلماء الصالحین جائزۃ وللانبیاء والرسل والاولیاء والصالحین اغاثۃ بعد موتہم الخ یعنی ان سے استفتاء ہوا کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت انبیاء ومرسلین واولیاء وصالحین سے فریاد کرتے ہیں اور یارسول اللہ۔ یا علی۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی اور ان کے مثل کلمات کہتے ہیں یہ جائز ہیں یا نہیں اور اولیاء بعد انتقال کے بھی مدد فرماتے ہیں یا نہیں انہوں نے جواب دیا کہ بے شک انبیاء ومرسلین واولیاء وعلماء سے مدد مانگنی جائز ہے اور وہ بعد انتقال بھی امداد فرماتے ہیں۔ علامہ خیرالدین رملی استاد صاحب درمختار فتاوی خیریہ میں فرماتے ہیں یا شیخ عبدالقادر نداء فما الموجب لحرمتہ لوگوں کا کہنا ہے کہ یا شیخ عبدالقادر یہ ایک ندا ہے پھر اس کی حرمت کا سبب کیا ہے۔ سیدی جمال بن عبداللہ بن عمر مکی اپنے فتاوی میں لکھتے ہیں سئلت عمن یقول فی حال الشدائد یارسول اللہ او یا علی او یا شیخ عبدالقادر مثلاً ھل ھو جائز شرعا ام لا اجبت نعم الاستغاثۃ بالاولیاء وندائھم والتوسل بھم امر مشروع وشئی مرغوب لا ینکرہ الا مکابر ومعاند وقد حرم برکۃ الاولیاء الکرام الخ یعنی مجھ سے سوال ہوا اس شخص کے بارے میں جو مصیبت کے وقت میں کہتا ہے یارسول اللہ یا علی یا شیخ عبدالقادر مثلاً یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ میں نے جواب دیا ہاں اولیاء سے مدد مانگنی اور انہیں پکارنا اور ان کے ساتھ توسل کرنا شرع میں جائز اور پسندیدہ فعل ہے۔ جس کا انکار نہ کرے گا مگر ہٹ دھرم یا صاحب عناد اور بے شک وہ اولیائے کرام کی برکت سے محروم ہے۔ امام ابن جوزی نے کتاب عیون الحکایات

میں تین اولیائے عظام کا عظیم الشان واقعہ بسند مسلسل روایت کیا کہ وہ تین بھائی سواران دلاور ساکنان شام تھے کہ ہمیشہ راہ خدا میں جہاد کرتے۔ فاسرھم الروم مرۃ فقال لھم الملک انی اجعل فیکم الملک وازوجکم بناتی وتدخلون فی النصرانیۃ فابوا وقالوا یا محمداہ یعنی ایک بار نصارائے روم انہیں قید کرکے لے گئے۔ بادشاہ نے کہا میں تمہیں سلطنت دوں گا اور اپنی بیٹیاں تمہیں بیاہ دوں گا۔ تم نصرانی ہوجاؤ انہوں نے نہ مانا اور ندا کی یا محمداہ بادشاہ نے دیگوں میں تیل گرم کراکر دو صاحبوں کو اس میں ڈال دیا۔ تیسرے کو اللہ تعالیٰ نے ایک سبب پیدا فرماکر بچالیا۔ وہ دونوں چھ مہینے کے بعد مع ایک جماعت ملائکہ کے بیداری میں ان کے پاس آئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہاری شادی میں شریک ہونے کو بھیجا ہے۔ انہوں نے حال پوچھا فرمایا ما کانت الا الغطسۃ التی رأیت حتی خرجنا فی الفردوس بس وہی تیل کا ایک غوطہ تھا جو تم نے دیکھا اس کے بعد ہم جنت اعلیٰ میں تھے۔ امام فرماتے ہیں۔ کانوا مشہورین بذلک معروفین بالشام فی الزمن الاول۔ یہ حضرات زمانہ سلف میں شام میں مشہور تھے اور ان کا یہ واقعہ معروف پھر فرمایا شعراء نے ان کی منقبت میں قصیدے لکھے ازانجملہ یہ بیت ہے۔

سیعطی الصٰدقین بفضل صدق نجاۃ فی الحیاۃ وفی الممات قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سچے ایمان والوں کو ان کے سچ کی برکت سے حیات و موت میں نجات بخشے گا۔ یہ واقعہ عجیب نفیس وروح پرور ہے۔ میں نے بخیال تطویل اسے مختصر کردیا۔ تمام وکمال امام جلال[22] الدین سیوطی کی شرح الصدور میں ہے من شاء فلیرجع الیہ یہاں مقصود اس قدر ہے کہ مقصود اس قدر ہے کہ مصیبت میں یا رسول اللہ کہنا اگر شرک ہے تو مشرک کی مغفرت وشہادت کیسی اور جنت الفردوس میں جگہ پائی کیا معنی اور ان کی شادی میں فرشتوں کو بھیجنا کیونکر معقول اور ان ائمہ دین میں یہ روایت کیونکر مقبول اور ان کی شہادت

ولایت کس وجہ سے مسلم رکھی اور وہ مردان حق خود بھی سلف صالح میں تھے کہ یہ واقعہ شہر طرطوس کی آبادی سے پہلے کا ہے کما ذکرہ فی الروایۃ نفسہا اور طرطوس ایک ثغر ہے یعنی دار الاسلام کی سرحد کا شہر جسے خلیفہ ہارون رشید رحمۃ اللہ علیہ نے آباد کیا کما ذکرہ الامام السیوطی فی تاریخ الخلفاء ہارون رشید کا زمانہ تابعین و تبع تابعین کا زمانہ تھا تو یہ تینوں شہدائے کرام اگر تابعی نہ تھے تو لا اقل تبع تابعین سے تھے۔ واللہ الہادی۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ ومن نادی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ ومن توسل بی الی اللہ عزوجل فی حاجۃ قضیت لہ ومن صلی رکعتین یقرؤ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ ثم یصلی علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد السلام ویسلم علیہ ثم یخطو الی جہۃ العراق احدی عشرۃ خطوۃ یذکر فیہا اسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقتضی۔ یعنی جو کسی تکلیف میں مجھ سے فریاد کرے وہ تکلیف دفع ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ سختی دور ہو اور جو کسی حاجت میں اللہ کی طرف مجھ سے توسل کرے وہ حاجت بر آئے اور جو دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے پھر سلام پھیر کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے ان میں میرا نام لیتا جائے اور اپنی حاجت یاد کرے اس کی حاجت روا ہو۔

اکابر علمائے کرام و اولیائے عظام مثل علی قاری[25] مکی صاحب مرقات شرح مشکوٰۃ و مولانا[26] ابو المعالی محمد سلمی قادری و شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اپنی تصانیف جلیلہ بہجۃ الاسرار و خلاصۃ المفاخر سے نقل و روایت فرماتے ہیں۔ یہ امام ابو الحسن نور الدین علی مصنف بہجۃ الاسرار شریف

اعاظم علماء و ائمۂ قراءت واکابر اولیاء و سادات طریقت سے ہیں حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک صرف دو واسطے رکھتے ہیں۔ امام اجل حضرت ابو صالح نصر قدس سرہٗ سے فیض حاصل کیا انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت ابو بکر تاج الدین عبدالرزاق نور اللہ مرقدہٗ سے انہوں نے اپنے والد ماجد حضور پُر نور سید السادات غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ زبدۃ الآثار شریف میں فرماتے ہیں یہ کتاب بہجۃ الاسرار کتاب عظیم و شریف و مشہور ہے اور اس کے مصنف علمائے قراءت سے عالم معروف و مشہور اور ان کے احوال شریفہ کتابوں میں مذکور و مسطور۔ امام شمس الدین ذہبی کہ علم حدیث و اسماء الرجال میں جن کی جلالت شان عالم آشکار اس جناب کی مجلس درس میں حاضر ہوئے اور اپنی کتاب المقربین میں ان کے مدائح لکھے۔ امام محدث محمد بن محمد بن جزری مصنف حصن حصین اس جناب کے سلسلہ تلامذہ میں سے ہیں۔ انہوں نے یہ کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف اپنے شیخ سے پڑھی اور اس کی سند و اجازت حاصل کی ان سب باتوں کی تفصیل اور اس نماز کا دلائل شرعیہ و اقوال و افعال علماء و اولیاء سے ثبوت جلیل فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کے رسالہ انہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار میں ہے نعلیک بھا تجد فیہا ما یشفی الصدور و یکشف العمی والحمد للہ رب العالمین۔ امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب[۴۱] شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب مستطاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار میں فرماتے ہیں۔ سیدی محمد غمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مرید بازار میں تشریف لئے جاتے تھے ان کے جانور کا پاؤں پھسلا باآواز پکارا یا سیدی محمد یا غمری ادھر ابن عمر حاکم سعید کو بحکم سلطان چقمق قید کئے لئے جاتے تھے۔ ابن عمر نے فقیر کا ذکر کرنا سنا پوچھا یہ سیدی محمد کون ہیں کہا میرے شیخ۔ کہا میں ذلیل بھی کہتا ہوں یا سیدی محمد یا غمری لاحظنی اے میرے سردار اے محمد غمری مجھ پر عنایت کرو ان کا کہنا تھا کہ حضرت سیدی[۴۲] محمد غمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور مدد فرمائی کہ بادشاہ اور اس کے لشکریوں پر جان پر بن گئی۔ مجبورانہ ابن عمر

کو خلعت دے کر رخصت کیا۔ اسی میں ہے۔ سیدی شمس الدین محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے حجرہ خلوت میں وضو فرما رہے تھے۔ ناگاہ ایک کھڑاؤں ہوا میں پھینکی کہ غائب ہو گئی حالانکہ حجرے میں کوئی راہ اس کے ہوا پر جانے کی نہ تھی۔ دوسری کھڑاؤں اپنے خادم کو عطا فرمائی کہ اسے اپنے پاس رہنے دے جب تک وہ پہلی واپس آئے۔ ایک مدت کے بعد ملک شام سے ایک شخص وہ کھڑاؤں مع اور ہدایا کے حاضر لایا اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو جزائے خیر دے جب چور میرے سینے پر مجھے ذبح کرنے بیٹھا میں نے اپنے دل میں کہا یا سیدی محمد یا حنفی اسی وقت یہ کھڑاؤں غیب سے آکر اس کے سینے پر لگی کہ غش کھا کر الٹا ہو گیا اور مجھے بہ برکت حضرت اللہ جل نے نجات بخشی۔ اسی میں ہے ولی ممدوح قدس سرہٗ کی زوجہ مقدسہ بیماری سے قریب مرگ ہو گئیں وہ یوں ندا کرتی تھیں یا سیدی احمد یا بدوی خاطرک معی۔ اے میرے سردار اے احمد بدوی حضرت کی توجہ میرے ساتھ ہے۔ ایک دن حضرت سیدی احمد کبیر بدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کب تک مجھے پکارے گی اور مجھ سے فریاد کرے گی تو جانتی نہیں کہ تو ایک بڑے صاحب تمکین (یعنی اپنے شوہر) کی حمایت میں ہے اور جو کسی ولی کبیر کی درگاہ میں ہوتا ہے۔ ہم اس کی ندا پر اجابت نہیں کرتے یوں کہہ یا سیدی محمد یا حنفی کہ یہ کہے گی تو اللہ تعالیٰ تجھے عافیت بخشے گا۔ ان بی بی نے یوں ہی کہا صبح کو خاصی تندرست اٹھیں گویا کبھی مرض نہ تھا اسی میں ہے حضرت ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مرض موت میں فرماتے ہیں من کانت لہ حاجۃ فلیأت الی قبری ویطلب حاجتہ اقضہا لہ فان ما بینی وبینکم غیر ذراع من تراب وکل رجل یحجبہ عن اصحابہ ذراع من تراب فلیس برجل، جسے کوئی حاجت ہو وہ میری قبر پر حاضر ہو کر حاجت مانگے میں روا فرما دوں گا کہ مجھ میں تم میں یہی ہاتھ بھر مٹی ہی تو حائل ہے اور جس مرد کو اتنی مٹی اپنے اصحاب سے حجاب میں کر دے وہ مرد کاہے کا اسی طرح حضرت محمد بن احمد فرغل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے احوال شریفہ میں لکھا ہے۔ کان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول انا من المتصرفین فی قبورھم فمن کانت لہ حاجۃ فلیأت الی قبالۃ وجھی ویذکرھالی اقضھالہ، فرمایا کرتے تھے۔ میں ان میں ہوں جو اپنی قبور میں تصرف فرماتے ہیں جسے کوئی حاجت ہو میرے پاس میرے چہرہ مبارک کے سامنے حاضر ہو کر مجھ سے اپنی حاجت کہے میں روا فرما دوں گا۔ اسی میں ہے مروی ہوا ایک بار حضرت سیدی مدین بن احمد اشمونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو فرماتے ہیں۔ ایک کھڑاؤں بلاد مشرق کی طرف پھینکی سال بھر کے بعد ایک شخص حاضر ہوئے اور وہ کھڑاؤں ان کے پاس تھی۔ انہوں نے حال عرض کیا کہ جنگل میں ایک بدوضع نے ان کی صاحبزادی پر دست درازی چاہی۔ لڑکی کو اس وقت اپنے باپ کے پیر و مرشد حضرت سیدی مدین کا نام معلوم نہ تھا یوں یا شیخ ابی لاحظنی اے میرے باپ کے پیر و مرشد مجھے بچائیے یہ ندا کرتے ہی وہ کھڑاؤں آئی لڑکی نے نجات پائی وہ کھڑاؤں ان کی اولاد میں اب تک موجود ہے اسی میں سیدی[۳۹] موسیٰ ابو عمران رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں لکھتے ہیں۔ کان اذا ناداہ مریدہ اجابہ من مسیرۃ سنۃ واکثر۔ جب ان کا مرید جہاں کہیں سے انہیں ندا کرتا جواب دیتے اگرچہ سال بھر کی راہ پر ہوتا یا اس سے زائد۔ حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی اخبار الاخیار شریف میں ذکر مبارک حضرت سید اجل شیخ بہاء الحق والدین بن ابراہیم عطاء اللہ انصاری القادری الشطاری الحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حضرت ممدوح کے رسالہ مبارکہ شطاریہ سے نقل فرماتے ہیں

ذکر کشف ارواح یا احمد یا محمد در دو طریق است، یک طریق آنست یا احمد را در راست بگوید و یا محمد در چپ بگوید و در دل ضرب کند یا رسول اللہ طریق دوم آنست کہ یا احمد را در راست بگوید و چپ یا محمد و در دل وہم کند۔ یا مصطفیٰ دیگر ذکر یا احمد یا محمد یا علی یا حسن یا حسین یا فاطمہ شش طرفی ذکر کند

کشف جمیع ارواح شود و دیگر اسمائے ملائکہ مقرب ہمیں تاثیر دارند یا جبرئیل یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل چہار ضربی دیگر ذکر ہم شیخ یعنی بگوید یا شیخ یا شیخ ہزار بار بگوید کہ حرف ندا را از دل بکشد طرف راست و بر دو لفظ شیخ را در دل ضرب کند حضرت سیدی نور الدین عبد الرحمٰن مولانا جامی قدس سرہ السامی نفحات الانس شریف میں حضرت مولوی معنوی قدس سرہ العلی کے حالات میں لکھتے ہیں کہ مولانا روح اللہ روحہ نے قریب انتقال ارشاد فرمایا۔ از رفتن من غمناک مشوید کہ نور منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ بعد از صد و پنجاہ سال بر روح شیخ فرید الدین عطار رحمہ اللہ تعالیٰ تجلی کرد، مرشد او شد اور فرمایا در حالیکہ باشید مرا یاد کنید تا من شمارا ممد باشم در ہر لباسیکہ باشم اور فرمایا در عالم مارا دو تعلق ست یکے بہ بدن و یکے بشما و چوں بعنایت حق سبحانہ و تعالیٰ فرد مجرد شوم و عالم تجرید و تفرید روئے نماید آں تعلق نیز از آں شما خواہد بود۔ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم میں لکھتے ہیں ؎

وصلی علیک اللہ یا خیر خلقہ	ویا خیر مامول ویا خیر واہب
ویا خیر من یرجی لکشف رزیۃ	ومن جودہ قد فاق جود السحائب
وانت مجیری من ہجوم ملمۃ	اذا انشبت فی القلب شر المخالب

پھر خود اس کی شرح و ترجمہ میں کہتے ہیں (فصل یازدہم)

در ابتہال بجناب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمت فرستد بر تو خدائے تعالیٰ اے بہترین خلق خدا و اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود و اے بہترین عطا کنندہ و اے بہترین کسے کہ امید داشتہ باشد برائے ازالہ مصیبتے و اے بہترین کسیکہ سخاوت او زیادہ است از باراں بارہا گواہی میدہم کہ تو پناہ دہندۂ منی از ہجوم کردن مصیبتے وقتیکہ بخلاند در دل بدترین چنگال الم ملخصا

اسی کے شروع میں لکھتے ہیں

ذکر بعض حوادث زماں کہ در آں حوادث لابد ست از استمداد بروح

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

اسی کی فصل اول میں لکھتے ہیں بنظر نے آید مرا مگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ جائے دست زدن اندوہگین ست در ہر شدتے ۔

یہی شاہ صاحب مدحیہ ہمزیہ میں لکھتے ہیں ؎

ینادی ضارعا بخضوع قلب — وذل وابتهال والتجاء

رسول الله یا خیر البرایا — نوالک ابتغی یوم القضاء

اذا ما حل خطب مدلهم — فانت الحصن من کل البلاء

الیک توجهی وبک استنادی — وفیک مطامعی وبک ارتجائی

اور خود ہی اس کی شرح و ترجمہ میں لکھتے ہیں (فصل ششم)

در مخاطبہ جناب عالی علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات والتسلیمات ندا کند زار و خوار شدہ و بشکستگی دل و اظہار بیقدری خود باخلاص در مناجات و بہ پناہ گرفتن بایں طریق کہ اے رسول خدا اے بہترین مخلوقات عطائے ترا می خواہم روز فیصل کردن وقتیکہ فرود آید کار عظیم درغایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا بسوئے تست رو آوردن من بہ تست پناہ گرفتن من در تست امید داشتن من — ملخصا

یہی شاہ صاحب انتباہ سلاسل اولیاء اللہ میں قضائے حاجت کے لئے ایک ختم کی ترکیب یوں نقل فرماتے ہیں

اول دو رکعت نفل بعد ازاں یک صد و یازدہ بار درود و بعد ازاں یکصد و یازدہ بار کلمہ تمجید و یک صد و یازدہ بار شَیْئًا لِلّٰہِ یا شیخ عبدالقادر جیلانی ۔

اسی انتباہ سے ثابت ہے کہ یہی شاہ صاحب اور ان کے شیخ و استاد حدیث مولانا ابو طاہر مدنی جن کی خدمت میں مدتوں رہ کر شاہ صاحب نے حدیث پڑھی ۔ اور ان کے شیخ و استاد و والد مولانا ابراہیم کردی اور ان کے استاد مولانا احمد قشاشی اور ان کے استاد مولانا احمد شناوی اور شاہ صاحب کے استاذ الاستاذ مولانا احمد نخلی کہ یہ چاروں حضرات بھی شاہ صاحب کے اکثر سلاسل حدیث میں داخل اور شاہ صاحب

کے پیر و مرشد شیخ محمد سعید لاہوری جنہیں انتباہ میں شیخ معمر ثقہ کہا اور اعیان مشائخ طریقت سے گنا اور ان کے پیر شیخ محمد اشرف لاہوری اور ان کے شیخ مولانا عبدالملک اور ان کے مرشد شیخ بایزید ثانی اور شیخ سنادی کے پیر حضرت سید صبغۃ اللہ بروجی اور ان دونوں صاحبوں کے پیر و مرشد مولانا وجیہ الدین علوی شارح ہدایہ و شرح وقایہ اور ان کے شیخ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری علیہم رحمۃ الملک الباری یہ سب اکابر ناد علی کی سندیں لیتے اور اپنے تلامذہ اور مستفیدین کو اجازت دیتے اور یا علی یا علی کا وظیفہ کرتے۔ وللہ الحجۃ السامیہ جسے اس کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے رسائل انہار الانوار و حیاۃ الموات فی بیان سماع الاموات کی طرف رجوع کرے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب بستان المحدثین میں حضرت ارفع و اعلیٰ امام العلماء نظام الاولیاء حضرت سیدی احمد زروق مغربی قدس سرہٗ استاد امام شمس الدین لقانی و امام شہاب الدین قسطلانی شارح صحیح بخاری کی مدح عظیم لکھی کر وہ جناب ابدال سبعہ و محققین صوفیہ سے ہیں۔ شریعت و حقیقت کے جامع با وصف علو باطن ان کی تصانیف علوم ظاہری میں بھی نافع و مفید و بکثرت ہیں۔ اکابر علماء فخر کرتے تھے کہ ہم ایسے جلیل القدر عالم و عارف کے شاگرد ہیں یہاں تک لکھا بالجملہ مرد جلیل القدر ہست کہ مرتبہ کمال او فوق الذکر ست۔ پھر اس جناب جلالتمآب کے کلام پاک سے دو بیتیں نقل کیں کہ فرماتے ہیں ؎

انا لمریدی جامع لشتاتہ ۔۔۔ اذا ما سطا جور الزمان بنکبتہ

وان کنت فی ضیق و کرب و وحشۃ ۔۔۔ فناد بیا زروق آت بسرعتہ

یعنی میں اپنے مرید کی پریشانیوں میں جمعیت بخشنے والا ہوں جب ستم زمانہ اپنی نحوست سے اس پر تعدی کرے اور اگر تو تنگی و تکلیف وحشت میں ہو تو یوں ندا کر یا زروق میں فوراً موجود ہوں گا۔" علامہ زیادی پھر علامہ اجہوری صاحب تصانیف کثیرہ مشہورہ پھر علامہ داؤدی محشی شرح منہج پھر علامہ شامی صاحب رد المحتار حاشیہ در مختار گم شدہ چیز ملنے کے لیے فرماتے ہیں کہ بلندی میں جا کر حضرت سیدی احمد بن

علوان یمنی قدس سرہٗ کے لئے فاتحہ پڑھے پھر انہیں ندا کرے کہ یا سیدی احمد یا ابن علوان. شامی مشہور و معروف کتاب ہے. فقیر نے اس کے حاشیہ کی عبارت اپنے رسالہ حیاۃ الموات کے ہامش تکمہ پر ذکر کی. غرض یہ صحابہ کرام سے اس وقت تک کے اس قدر ائمہ و اولیاء علماء ہیں جنکے اقوال فقیر نے ایک ساعت قلیلہ میں جمع کئے۔

اب مشرک کہنے والوں سے صاف صاف پوچھنا چاہیئے کہ عثمان بن حنیف و عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن عمر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز صاحب اور ان کے اساتذہ و مشائخ تک سب کو کافر و مشرک کہتے ہو یا نہیں؟ اگر انکار کریں تو الحمد للہ ہدایت پائی اور حق واضح ہو گیا اور بے دھڑک ان سب پر کفر و شرک کا فتویٰ جاری کریں تو ان سے اتنا کہیئے کہ اللہ تمہیں ہدایت کرے ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو تو کسے کہا اور کیا کچھ کہا. انا للہ وانا الیہ راجعون ط اور دل میں جان لیجئے کہ جس مذہب کی بنا پر صحابہ سے لے کر اب تک کے اکابر سب معاذ اللہ مشرک و کافر ٹھہریں وہ مذہب خدا اور رسول کو کس قدر دشمن ہو گا صحیح حدیثوں میں آیا ہے کہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے جو خود کافر ہے اور بہت ائمہ دین نے مطلقاً اس پر فتویٰ دیا. جس کی تفصیل فقیر نے اپنے رسالہ النہی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التقلید ذکر کی ہم اگرچہ بحکم احتیاط تکفیر نہ کریں تاہم اس قدر میں کلام نہیں کہ گروہ ائمہ کے نزدیک یہ حضرات کہ یا رسول اللہ و یا علی و یا حسین و یا غوث الثقلین کہنے والے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتے ہیں خود کافر ہیں تو ان پر لازم کہ نئے سرے سے کلمہ اسلام پڑھیں اور اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں. درمختار میں ہے.

ما فیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح۔

فائدہ :- حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا کرنے کے عمدہ دلائل سے التحیات ہے جسے ہر نمازی نماز کی دو رکعت پر پڑھتا ہے اور اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے عرض کرتا ہے السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں. اگر ندا

معاذ اللہ شرک ہے تو یہ عجب شرک ہے کہ عین نماز میں شریک و داخل ہے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور یہ جاہلانہ خیال محض باطل کہ التحیات زمانۂ اقدس سے ویسی ہی چلی ہے تو مقصود ان لفظوں کی ادا ہے نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ندا حاشا وکلا شریعت مطہرہ نے نماز میں کوئی ذکر ایسا نہیں رکھا جس میں صرف زبان سے لفظ نکالے جائیں اور معنی مراد نہ ہو۔ نہیں نہیں بلکہ قطعاً یہی درکار ہے کہ التحیات للہ والصلوات والطیبات سے حمد الٰہی کا قصد رکھے اور اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سے یہ ارادہ کرے کہ اس وقت میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرتا اور حضور سے بالقصد عرض کر رہا ہوں کہ سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ فتاوی عالمگیری میں شرح قدوری سے ہے۔ لابد ان یقصد بالفاظ التشہد معانیها التی وضعت لها من عندہ کانه یحیی اللہ تعالی ویسلم علی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی اولیاء اللہ۔ تنویر الابصار اور اس کی شرح در مختار میں ہے۔ ویقصد بالفاظ التشہد معانیها مرادۃ له علی الانشاء کانه یحیی اللہ تعالی ویسلم علی نبیه وعلی نفسه وعلی اولیائه لا الاخبار عن ذالك ذکرہ فی المجتبی۔ علامہ حسن شرنبلالی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں فرماتے ہیں یقصد معانیه مرادۃ له علی انه ینشئها تحیة وسلامًا منه۔ اسی طرح بہت علماء نے تصریح فرمائی اس پر بعض سفہائے منکرین یہ عذر گڑھتے ہیں کہ صلوٰۃ و سلام پہنچانے پر ملائکہ مقرر ہیں تو ان میں ندا جائز اور ان کے ماوراء میں ناجائز حالانکہ یہ سخت جہالت بے مزہ ہے قطع نظر بہت اعتراضوں سے جو اس پر وارد ہوتے ہیں۔ ان ہوشمندوں نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ صرف درود و سلام ہی نہیں بلکہ امت کے تمام اقوال و افعال و اعمال روزانہ دو وقت سرکار عرش وقار حضور سید الابرار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں عرض کئے جاتے ہیں۔ احادیث کثیرہ میں تصریح ہے کہ مطلقاً اعمال حسنہ وسیئہ سب حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں اور یونہی تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور والدین واعزہ واقارب سب پر عرض اعمال ہوتی ہے۔ فقیر نے اپنے رسالہ سلطنۃ المصطفیٰ فی ملکوت کل الورٰی میں وہ سب حدیثیں جمع کیں۔ یہاں اسی قدر بس ہے کہ امام اجل عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہما سے راوی لیس من یوم الا تعرض علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعمال امتہ غدوۃ وعشیا فیعرفہم بسیماھم واعمالہم۔ یعنی کوئی دن ایسا نہیں جس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعمال امت ہر صبح وشام پیش نہ کیے جاتے ہوں تو حضور کا اپنے امتیوں کو پہچاننا ان کی علامت اور ان کے اعمال دونوں وجہ سے ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ وشرف وکرم۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہٗ بتوفیق اللہ عزوجل اس مسئلہ میں ایک کتاب مبسوط لکھ سکتا ہے مگر منصف کے واسطے اسی قدر وافی اور خدا ہدایت تو ایک حرف کافی۔

اکفنا شر المضلین یا کافی وصل علیٰ سیدنا ومولٰنا محمدن الشافی وآلہ وصحبہ حماۃ الدین الصافی آمین والحمد للہ رب العالمین۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری

عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان

خلاصۃ المرام خلاصہ کلام یہ کہ امام اہل سنت کے اس طویل فتوٰی سے ثابت ہو گیا کہ صحابہ کرام واولیائے عظام۔ علمائے دین وملت۔ فقہا محدثین کا ہر مشکل وقت یا رسول اللہ اور یا شیخ عبدالقادر وغیرہ کہنا معمول تھا۔ جب

یارسول اللہ کہنا جائز تو الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنا بھی جائز ہی نہیں مستحسن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ صلوٰۃ کا تحفہ اپنے آقا و مولا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ پشت پناہ میں بھیجو اور صلوٰۃ وسلام والا درود یہی الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھ کر حکم ربانی پر عمل کر کے اپنے درجات کو بلند کرائیں الحمد للہ رب العلمین

اب فقیر قادری مزید تسلی کے لئے اجلہ صحابہ کرام اور اولیائے عظام ائمہ حضرات مفسرین سے درود شریف بصیغہ ندا پڑھنا کتب معتبرہ کے حوالہ سے بیان کرتا ہے۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز سے فارغ ہوتے تو سلام سے پہلے یہ پڑھتے تھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ۔ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مبسوط میں اس کو مستحب فرمایا ہے (شفاء جلد دوم۔ شرح شفاء ملا علی قاری۔ نسیم الریاض جلد ثالث ص۳۶۵)

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں مسجد کو داخل ہوتا ہوں تو پڑھتا ہوں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

(شفاء جلد دوم ص۵۳)

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مسجد میں داخل ہونے اور نکلتے وقت اوپر کے کلمات پڑھتے تھے۔ (شفاء جلد دوم ص۵۳)

شجر و حجر

محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے کسی وادی اور گھاٹی میں تشریف لے جاتے، تو شجر و حجر یہ صلوٰۃ وسلام پڑھتے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ (سیرت حلبی جلد اول ص۲۵۹)

سیدی الشیخ محمد ابی المواہب شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدی الشیخ ابی المواہب شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درود شریف میں یہ کلمات لکھے ہیں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا خَابَ مَنْ تَوَسَّلَ بِکَ اِلَی اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْاَمْلَاکُ تَشَفَّعَتْ بِکَ عِنْدَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْاَنْبِیَاءُ وَالرُّسُلُ مُمَدُّوْنَ مِنْ
مَدَدِکَ الَّذِیْ خُصِصْتَ بِہٖ مِنَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْاَوْلِیَاءُ اَنْتَ الَّذِیْ وَالَیْتَھُمْ فِیْ
عَالَمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ حَتّٰی تَوَ
لَّاھُمُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ سَلَکَ فِیْ مَحَجَّتِکَ وَعَامَ بِحُجَّتِکَ
اَیَّدَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْمَخْذُوْلُ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ لَا
اِنْتِسَابِکَ اِلَی اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَطَاعَکَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ عَصَاکَ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَتٰی لِبَابِکَ مُتَوَسِّلًا قَبِلَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ حَطَّ رَحْلَ ذُنُوْبِہٖ فِیْ
عَتَبَاتِکَ غَفَرَ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ دَخَلَ حَرَمَکَ خَائِفًا اٰمَنَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ لَاذَ بِجَنَابِکَ وَعَلِقَ بِاَذْیَالِ
جَاھِکَ اَعَزَّہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَمَّلَکَ وَاَمَّلَکَ لَمْ یَخِبْ

مِنْ فَضْلِكَ لَا وَاللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَمَّلْنَا لِشَفَاعَتِكَ وَجِوَارِكَ عِنْدَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
تَوَسَّلْنَا بِكَ فِي الْقَبُوْلِ عَسٰى وَ
لَعَلَّ نَكُوْنُ مِمَّنْ تَوَلَّاهُ اللّٰهُ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
بِكَ نَرْجُوْ بُلُوْغَ الْاَمَلِ وَلَا نَخَافُ
الْعَطَشَ حَاشَا وَاللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مُحِبُّوْكَ مِنْ اُمَّتِكَ وَاقِفُوْنَ
بِبَابِكَ يَا اَكْرَمَ خَلْقِ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَصَدْنَاكَ وَقَدْ فَارَقْنَا سِوَاكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اَلْعَرَبُ يَحْمُوْنَ النَّزِيْلَ وَيُجِيْرُوْنَ الدَّخِيْلَ وَاَنْتَ سَيِّدُ الْعَرَبِ
وَالْعَجَمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

قَدْ نَزَلْنَا بِحَيِّكَ وَاسْتَجَرْنَا بِجَنَابِكَ وَاَقْسَمْنَا بِحَيَاتِكَ عَلَى اللّٰهِ اَنْتَ
الْغِيَاثُ وَاَنْتَ الْمَلَاذُ وَاَغِثْنَا بِجَاهِكَ الْوَجِيْهِ الَّذِيْ لَا يَرُدُّهُ اللّٰهُ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ مَا دَامَتْ دِيْمُوْمِيَّةُ

اللّٰهِ صَلَاةً وَسَلَامًا تَرْضَاهُمَا وَتَرْضٰى بِهِمَا عَنَّا يَا سَيِّدَنَا يَا مَوْلٰنَا يَا اللّٰهُ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى سَائِرِ الْمَلٰئِكَةِ اَجْمَعِيْنَ
اَللّٰهُمَّ وَارْضَ عَنْ ضَجِيْعَيْ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ
وَعَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَعَنْ بَقِيَّةِ الصَّحَابَةِ اَجْمَعِيْنَ وَتَابِعِ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ
بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ -

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ آمین

حضرت یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس درود پاک کو وقت زیارت گنبد خضراء پڑھنا چاہیئے۔ بلکہ فرماتے ہیں کہ ہر زمانہ اور ہر مکان (دور و نزدیک) اس کو پڑھ سکتے ہیں۔ (افضل الصلوٰۃ صـ۱۲۳)

عالم فاضل مولٰنا شیخ اسماعیل حقی قدس سرہٗ

امام عالم فاضل مفخر الاماثل والاکابر خاتم المفسرین قطب زمان مولانا شیخ اسماعیل حقی قدس سرہٗ اپنی تفسیر روح بیان میں یہ درود شریف بصیغہ ندا تحریر فرماتے ہیں۔

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰه
الصلوٰۃ والسلام علیك یا حبیب اللّٰه
الصلوٰۃ والسلام علیك یا خلیل اللّٰه
الصلوٰۃ والسلام علیك یا صفی اللّٰه
الصلوٰۃ والسلام علیك یا نجی اللّٰه
الصلوٰۃ والسلام علیك یا خیر خلق اللّٰه
الصلوٰۃ والسلام علیك یا من اختارہ اللّٰه
الصلوٰۃ والسلام علیك یا من زینہ اللّٰه
الصلوٰۃ والسلام علیك یا من ارسلہ اللّٰه
الصلوٰۃ والسلام علیك یا من شرفہ اللّٰه
الصلوٰۃ والسلام علیك یا من عظمہ اللّٰه
الصلوٰۃ والسلام علیك یا من کرمہ اللّٰه
الصلوٰۃ والسلام علیك یا سید المرسلین
الصلوٰۃ والسلام علیك یا امام المتقین
الصلوٰۃ والسلام علیك یا خاتم النبیین
الصلوٰۃ والسلام علیك یا شفیع المذنبین
الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول رب العالمین
الصلوٰۃ والسلام علیك یا سید الاولین
الصلوٰۃ والسلام علیك یا سید الآخرین
الصلوٰۃ والسلام علیك یا قائد المرسلین
الصلوٰۃ والسلام علیك یا شفیع الامة
الصلوٰۃ والسلام علیك یا عظیم الهمة
الصلوٰۃ والسلام علیك یا حامل لواء الحمد
الصلوٰۃ والسلام علیك یا صاحب المقام المحمود
الصلوٰۃ والسلام علیك یا ساقی الحوض المورود
الصلوٰۃ والسلام علیك یا اکثر الناس تبعا یوم القیٰمة

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید ولد آدم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا اکرم الاولین والآخرین

الصلوٰۃ والسلام علیک یا بشیر الصلوٰۃ والسلام علیک یا نذیر

الصلوٰۃ والسلام علیک یا داعی اللہ باذنہ والسراج المنیر

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی التوبۃ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی الرحمۃ الصلوٰۃ والسلام علیک یا مقفی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا عاقب الصلوٰۃ والسلام علیک یا حاشر

الصلوٰۃ والسلام علیک یا مختار الصلوٰۃ والسلام علیک یا ماحی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا احمد الصلوٰۃ والسلام علیک یا محمد

صلوٰت اللہ وملٰئکتہ ورسلہ وحملۃ عرشہ وجمیع خلقہ علیک وعلی آلک واصحابک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فرماتے ہیں کہ علماء کے ہاں معروف ومشہور ہے۔ جس مراد کے لئے پڑھا جائے پوری ہوگی۔ وغیرہ وغیرہ۔ (تفسیر روح البیان جلد ہفتم صفحہ ۲۳۰)

سلام بہ صیغہ ندا

السلام علیک یا امام الحرمین السلام علیک یا امام الخافقین

السلام علیک یا رسول الثقلین

السلام علیک یا سید من فی الکونین وشفیع من فی الدارین

السلام علیک یا صاحب القبلتین

السلام علیک یا نور المشرقین وضیاء المغربین

السلام علیک یا جد السبطین الحسن والحسین علیک وعلی عترتک واسرتک واولادک واحفادک وازواجک وافواجک و خلفائک ونقبائک ونجبائک واصحابک واحزابک واتباعک

داشیا علیک سلام اللہ

والملائکۃ والناس اجمعین الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین

اس کو تسلیمات سبعہ کہتے ہیں کیونکہ اس میں سات مرتبہ سلام ہے۔ جو مشکل حل نہ ہوتی ہو تو سات روز نماز کے بعد گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ پھر ان سلاموں کو سات بار پڑھے تو مشکل حل ہو جائے گی اور حاجت پوری ہوگی۔

(تفسیر روح البیان جلد ہفتم صہ۲۳۵)

حضرت شبلی قدس سرہ

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد قدس سرہٗ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی قدس سرہٗ آئے ان دیکھ کر ابوبکر بن مجاہد قدس سرہٗ کھڑے ہو گئے۔ ان سے معانقہ کیا۔ ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا یا سیدی (اے میرے سردار) آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ شبلی پاگل ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا کہ جو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا پھر انہوں نے اپنا خواب ذکر کیا کہ مجھے رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ شبلی قدس سرہٗ حاضر ہوئے تو محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میرے پوچھنے پر امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لقد جاءکم رسول من انفسکم پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ صلی اللہ علیک یا محمد صلی اللہ علیک یا محمد صلی اللہ علیک یا محمد پڑھتا ہے اور اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم اور اس کے بعد تین مرتبہ صلی اللہ علیک یا محمد، صلی اللہ علیک یا محمد، صلی اللہ علیک یا محمد پڑھتا ہے (قول بدیع)

ایام الروافض بعصر شرعوا التسلیم
علی الخلیفۃ و وزرائہ بعد الاذان الی
ان توفی الحاکم بامر اللہ و ولّوا اختہ
فسلموا علیہا و علی وزرائہا من النساء
فلما تولی الملک العادل صلاح الدین
بن ایوب فابطل ھذہ البدع و
امر المؤذنین بالصلوٰۃ و التسلیم علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بدل تلک البدعۃ و امر بہا اھل
الامصار و القری فجزاہ اللہ خیرا
(کشف الغمہ جلد ۱ ص۲۸۶)

کے عہد حکومت میں خلیفہ اور اس وزیروں پر
اذان کے بعد سلام پڑھنا شروع ہوا یہاں تک
کہ حاکم بامر اللہ مر گیا اور اس کی بہن خلیفہ بنی
تو اس پر اور اس کی عورتوں وزیروں پر سلام
پڑھنا شروع کر دیا۔ پس جب بادشاہ عادل
صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے عنان حکومت
اپنے ہاتھ میں لی تو اس بدعت کو مٹا دیا اور مؤذنوں
کو فرمان جاری کیا کہ وہ اس بدعت کے بدلے
رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلاۃ و
سلام پڑھیں اور اس کا حکم تمام شہریوں اور
دیہاتیوں کو دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک جزا دے۔

فاضل بریلوی کا قابل دید فتویٰ

اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں قدس سرہٗ کا فتویٰ نقل کیا جاتا ہے جو آپ نے صلاۃ خوانی کے بعد اذان کے بارے میں تحریر فرمایا تھا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ما قولکم رحمکم اللہ تعالیٰ کہ اذان کے بعد صلاۃ جیسا کہ جامع مسجد مصطفےٰ آباد وغیرہ میں رواج ہے جائز ہے یا نہیں بینوا و توجروا

الجواب

اذان کے بعد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلاۃ و سلام عرض کرنا ملک عرب حکومت نجدیہ سے قبل اور مصر و شام وغیرہ بلاد دار الاسلام بلکہ خاص مسجد الحرام و مسجد اقدس مدینہ طیبہ مغرب کے سوا پانچوں وقت میں معمول ہے۔ اور پانچ سو برس سے زیادہ گزرے کہ ائمہ و علماء اس فعل پر تقریر و تسلیم کرتے آئے۔ بیشک جائز و مقبول ہے اور اس میں کسی طرح محذور شرعی نہیں۔ حضور پر نور رحمت عالم صلی تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر اقدس ہر

وقت، ہر آن مسلمانوں کا ایمان ایمان کی جان جان کا چین چین کا سامان ہے۔ الحمد للہ رب العالمین حضرت حق جل وعلا فرماتا ہے۔ ورفعنا لک ذکرک۔ اونچا کیا ہم نے تیرے لئے تیرا ذکر اور ارشاد فرماتا ہے۔ انا اعطینٰک الکوثر بے شک ہم نے تمہیں ذکر کثیر عطا فرمایا اور فرماتا ہے۔ ان شانئک ہو الابتر، بے شک تیرا بدخواہ خود ہی بے برکت ہے قال فی المدارک ھو الابتر المنقطع عن کل لا انت لان کل من یولد الی یوم القیٰمۃ من المؤمنین فھم اولادک و اعقابک وذکرک مرفوع علی المنابر علی لسان کل عالم و ذاکر الی آخر الدھر یبدأ بذکر اللہ ویثنی بذکرک ولک فی الآخرۃ ما لا یدخل تحت الوصف یعنی حق تعالیٰ اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے تیرا دشمن ہی ہر خیر سے جدا ہے نہ تو کہ قیامت تک جتنے مسلمان پیدا ہوں گے سب تیرے بال بچے ہیں اور تیرا ذکر منبروں پر اور ہر عالم اور ہر ذکر کرنے والے کی زبان پر ابد الاباد تک بلند ہے۔ ہمیشہ خدا کے نام سے ابتدا ہوگی اور اس کے برابر ہی تیرا ذکر کیا جائیگا اور تیرے لئے آخرت میں جو خوبیاں ہیں وہ تو بیان سے باہر ہیں تو معلوم ہوا کہ تکثیر ذکر شریف حضور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حق تبارک وتعالیٰ کو محبوب اور معاذ اللہ ان کے ذکر کی کمی ان کے دشمنوں کی تمنا قسم اس کی جس نے اُن کے ذکر کو ابد الاباد تک رفعت بخشی کہ خدا کا چاہا ہوگا اور ان کے دشمنوں کی کبھی تمنا نہ بر آئے گی، کروڑوں اسی امید میں زمین کا پیوند ہوگئے کہ کسی طرح ان کی یاد میں کمی واقع ہو مگر وہ خود ہی خاک میں ملتے گئے اور ان کا ذکر تو قیامت تک بلند ہے جس سے ہفت آسمان وزمین گونج رہے ہیں، والحمد للہ رب العالمین۔

ابن حبان اپنی صحیح اور ابو یعلیٰ مسند میں سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انّ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اتانی جبرئیل فقال ان ربی وربک یقول تدری کیف رفعت ذکرک قلت اللہ اعلم قال اذا ذکرتُ ذکرت معی یعنی مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں: میرے پاس جبرئیل نے آکر عرض کی میرا اور حضور کا پروردگار حضور سے ارشاد فرماتا ہے۔ تم نے جانا میں کیوں کر تمہارا ذکر بلند کیا میں نے کہا، خدا خوب جانتا ہے کہا یوں کہ جب میں یاد کیا جاؤں تم میرے ساتھ یاد کئے جاؤ گے۔ ابن عساکر کعب احبار سے روایت کرتے ہیں۔ سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے صاحبزادے سیدنا شیث علیہ الصلاۃ والسلام کو وصیت کی کلما ذکرت اللہ فاذکر الی جنبہ اسم محمد صلی اللہ تعالے علیہ وسلم جب تو خدا کو یاد کرے اس کے برابر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام لینا خرابی اس کے لئے جو ان کا نام جپنے کو شرک بتائے اور فرمایا فاکثر فان الملئکۃ تذکرہ فی کل ساعاتہا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد بکثرت کرنا کہ فرشتے ہر گھڑی آپ کی یاد کرتے رہتے ہیں۔ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب شیئا اکثر من ذکرہ جو کسی چیز کو دوست رکھتا ہے اس کی یاد بہت کرتا ہے۔ رواہ ابو نعیم والدیلمی عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مروی ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر الانبیاء من العبادات وذکر الصالحین کفارۃ ذکر انبیاء کا عبادت ہے اور ذکر نیکوں کا کفارہ گناہ رواہ فی مسند الفردوس عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور وارد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر علی عبادۃ علی کا ذکر عبادت ہے۔ رواہ الدیلمی عن ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ اور تمام اولیاء کے ذکر کی یہ فضیلتیں ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔ خوشی و شادمانی اور اللہ کی برکت و مہربانی اس مسلمان کے لئے جس نے ان کے ذکر کو اپنا حرز جان بنایا اور ہر وقت اور ہر آن اس میں مشغول رہ کر لطف ایمان اٹھایا۔ برخلاف اس طاغی سرکش کے جو ذوق ایمان سے دفعۃً ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے۔ ذکر رسول اللہ حسن نیست اعوذ باللہ من خباثۃ العقیدۃ درمختار میں ہے۔ التسلیم بعد الاذان حدث فی الربیع الآخر

سنہ سبعمائۃ واحدی وثمانین فی عشاء لیلۃ الاثنین ثم یوم الجمعۃ ثم بعد عشر سنین حدث فی الکل الا المغرب ثم فیہا مرتین وھو بدعۃ حسنۃ اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام عرض کرنا شب دوشنبہ نماز عشاء ماہ ربیع الآخر ۷۸۱ھ میں حادث ہوا۔ پھر جمعہ کے دن پھر دس برس بعد مغرب کے سوا نمازوں میں پھر دو دفعہ مغرب میں بھی اور یہ ان تازہ باتوں میں ہے جو نیک و محمود ہیں۔ امام شمس الملۃ والدین سخاوی قول البدیع پھر علامہ عمر بن نجیم نہر الفائق شرح کنز الدقائق پھر فاضل محقق مولانا امین الملۃ والدین شامی رد المحتار علی الدر المختار میں فرماتے ہیں والصواب من الاقوال انہا بدعۃ حسنۃ حق بات یہ ہے کہ وہ بدعت حسنہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدہ المذنب احمد رضا خان البریلوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی ۱۳۰۱ھ
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان قادری

اصاب من اجاب
حررہٗ الفقیر عبد القادر عفی عنہ

محب الرسول
عبد القادر ۱۲۹۱ھ قادری

محمد شاہ عفا اللہ عنہ

مطیع الرسول عبد المقتدر ۱۳۸۹

۳۰ تیسواں موقع گنبد خضرا۔ روضہ اطہر کی زیارت

روضہ اطہر کی زیارت کے وقت

روضہ اطہر کی زیارت کے وقت درود شریف پڑھنا باعث نزول انوار و برکات ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب روضہ مقدسہ کی زیارت کی سعادت نصیب ہو، تو اپنے قلب کو نہایت ہیبت اور تعظیم سے بھرپور کرے گویا کہ وہ حضور پرنور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کر رہا ہے اور آپ میرا سلام سن رہے ہیں۔ نہایت عجز و نیاز سے قبلہ کی جانب سے روضہ انور پر حاضری ہو اور